نمبر ۶۷ | ۶ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۱ دسمبر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو انفلوئنزا کے باعث رات بھر سخت تکلیف رہی۔ آج ۲۱ نومبر بوقت دس بجے دن حضور کو ۱۰۲۰۶ درجہ کا بخار تھا۔ حضور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۱ دسمبر کی رات کو آرام نیند آئی۔ اور ۲۲ کی صبح کو درجہ حرارت ۹۹ تھا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

میاں محمد احمد خان صاحب بھی ابھی تک بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

رمضان المبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے بہت سے احباب بیرونجات سے قادیان پہنچ گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ابتدائی پاروں کا درس دے رہے ہیں۔ جو روزانہ ظہر سے مغرب تک مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم و تربیت)

الحمد للہ کہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۳ء سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ مہینہ نہایت درجہ مبارک ہے۔ اور اس کے اوصاف میں بہت سی قرآنی آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی رمضان کے مہینہ میں میں اپنے بندوں سے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ سوائے کسی شرعی عذر مثلاً سفر اور بیماری وغیرہ کے روزہ ہرگز ترک نہ کیا جائے۔ اور روزے کے ایام کو خاص طور پر تلاوت قرآن کریم۔ اور ذکر الٰہی اور نوافل میں گزارا جائے۔ اور ہر قسم کے مناہی اور لغویات سے کلی طور پر پرہیز کیا جائے۔

نیز رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے۔ اور اپنی اپنی جگہ پر نماز تراویح کا انتظام کر کے قرآن شریف ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

علاوہ ازیں حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینہ میں خاص طور پر صدقہ و خیرات پر زور دیتے تھے۔ اس لئے احباب کو بھی اس سنت کے ماتحت رمضان میں حتی الوسع صدقہ و خیرات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ غرض اس ماہ میں دینی مشاغل اور اعمال صالحہ کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ اور خصوصیت کے ساتھ دعاؤں پر بہت زور دیا جائے۔ اور اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی۔ اور جماعت کی اصلاح۔ اور بہبودی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بھی دعائیں کی جائیں ؛

اس کے علاوہ ایک اور بات جس کی طرف بعض گزشتہ رمضانوں میں بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہر احمدی بھائی کو چاہیئے کہ اس رمضان میں اپنی کمزوریوں میں سے کسی ایک کمزوری کے دُور کرنے کا عہد باندھیں۔ اور پھر پورے عزم اور استقلال کے ساتھ اس عہد کو نبھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق یہ عہد کر لیا کرے۔ کہ آئندہ میں اس سے بچوں گا۔ اور پھر اپنی پوری کوشش کے ساتھ خدا سے دُعا کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہو جائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے۔ البتہ اگر ایسے احباب جو اس رمضان میں اس نسخہ کو استعمال فرمائیں۔ بذریعہ خط مجھے بھی اطلاع بھجوا دیں۔ تو میں انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کے اسماء پیش کر کے ان کے لئے خاص دُعا کی تحریک کر دوں گا۔ مگر اس اطلاع میں بھی سوائے کسی بڑی بات کے اپنی کمزوری کا ذکر نہ کیا جائے۔ کیونکہ ایسا اظہار جائز نہیں ہے۔ بلکہ صرف اس بات کی اطلاع بھجوائی جائے۔ کہ ہم نے اس تحریک کے ماتحت اس رمضان میں اپنی ایک کمزوری کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب میری اس تحریک کی طرف خاص توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے ؛

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات

زیادہ اطمینان سے ملاقات چاہنے والی جماعتوں کے لئے موقعہ

۱۔ جو جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے تمام افراد جماعت کو لے کر ۲۵ دسمبر کی شام تک دارالامان پہنچ جائیں۔ تا ۲۶ دسمبر کی صبح کو انہیں ملاقات کے لئے وقت دیا جا سکے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو اپنے ارادہ سے بذریعہ خط بھی اطلاع دے دیں ؛

۲۔ منتظمین جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر اپنے کمروں کے معاونین سے فارم ملاقات حاصل کر کے خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جلد سے جلد پہونچا دیں۔ خانہ پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا تقسیم اوقات میں آسانی رہے ؛

۳۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ فارم ہائے ملاقات صرف جماعت کے عہدہ داران امراء یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ تا غیر ذمہ دار آدمی کے پُر کرنے سے کسی قسم کی غلطی نہ واقع ہو ؛

۴۔ یہ امر خاص طور پر قابل یاد داشت ہے۔ کہ جس وقت تمام جماعت کے افراد دارالامان پہونچ جائیں۔ اسی وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے پہلے نہیں۔ تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو ؛

۵۔ بعض عمر رسیدہ احباب کی طرف سے شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وُہ بوجہ سردی گزشتہ سال رات کو ملاقات نہیں کر سکے۔ ایسے احباب کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وُہ ۲۵ دسمبر کو اپنی اطلاع دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں کر دیں تاکہ ۲۶ کی صبح کو اُن کی ملاقات کا انتظام کر دیا جائے۔ ورنہ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وُہ جلسہ کے بعد بطور اطمینان سے ملاقات کریں

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

پارچات موسم سرما

احباب اب سالانہ اجتماع میں شمولیت کی طیاریوں میں مشغول ہوں گے۔ آتے وقت احباب اپنے اُن غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھیں۔ جو ملک کے مختلف اطراف سے دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں جمع ہوتے ہیں احباب اُن بھائیوں کے لئے پارچات پہننے اور اوڑھنے کی ہر قسم کے مستعمل اور غیر مستعمل جس قسم کے اُن کے لئے میسر ہوں۔ آتے وقت لیتے آئیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ امید ہے۔ احباب توجہ فرمائیں گے (پرائیویٹ سکرٹری)

بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ

بیگم صاحبہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تحریر فرماتی ہیں۔ کہ ان کے چھوٹے بھائی (خورشید احمد خان) کی وفات پر ان کو جو خطوط تعزیت کے آئے ہیں۔ چونکہ وُہ بہت ہی زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور چونکہ وُہ خود بھی بیمار ہیں۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ جواب لکھنے سے معذور ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام ان بھائیوں۔ اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ جنہوں نے اُن سے اس حادثہ میں ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے ؛

احباب بیگم صاحبہ ممدوح کی صحت کے لئے خدا تعالیٰ سے دُعا فرمائیں ؛

تفسیر دلپذیر پنجابی

مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی پنجابی زبان کے ایک مسلم اور مشہور شاعر ہیں شمالی پنجاب میں ان کے اشعار نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے اور دلچسپی سے سنے پڑھے جاتے ہیں۔ غالباً اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے وُہ قرآن کریم کی مختصر تفسیر پنجابی اشعار میں مرتب کر رہے ہیں۔ ہمیں اس تفسیر کے دوسرے حصہ کو جو سورۃ بقرہ سے شروع ہوتا ہے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ بڑے سائز کے قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اشعار بہت اچھے ہیں۔ احباب منگا کر فائدہ اٹھائیں قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲ آنہ ہے۔ اور قادیان کے کتب فروشوں خصوصاً احمدیہ کتب خانہ سے مل سکتی ہے ؛

ضروری اعلان

چونکہ چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ کے ساتھ فروخت حصص کا معاہدہ ۲۵ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے اس تاریخ کے بعد جو دوست کمپنی کے حصص خریدنا چاہیں۔ وہ براہ راست دفتر کمپنی سے لین دین کریں (سکرٹری دی سٹار ہوزری ورکس)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے

اُمراء و پریزیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کے لئے

خاص اطلاع

وُہ دوست جو اپنے ساتھ ایسے مہمان لائیں۔ جو نو وارد۔ اور سلسلہ۔ اور اس کے انتظامات سے ناواقف ہوں۔ مقامی جماعت ہائے احمدیہ کے کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل کارکنوں کا ایسے مہمانوں کے ساتھ تعارف کرا دیں۔ تا ان کے لئے ضروری معلومات بہم پہونچانے میں مدد دے سکیں ؛

طبعاً ایسے عظیم الشان اجتماع میں نو وارد کے لئے کئی قسم کے مشکلات ہوتے ہیں۔ اور گھمسان میں ایک دوسرے کی تکلیف اور ضرورت کا علم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خاص دوستوں کی ڈیوٹی نہ مقرر کر دی جائے۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے اپنے محکمہ کے کارکنوں کو ان کی خدمت کے لئے ایام جلسہ میں وقف کر دیا ہے اور مقامی جماعت کے کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ شائع کردہ انتظام کے ماتحت مقرر کردہ کارکنوں کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں یہ اصحاب انشاء اللہ خود بھی اُن کے پاس اُن کی قیام گاہ میں پہونچیں گے اور اگر کوئی ان میں سے کسی سبب سے نہ پہونچ سکے۔ تو وُہ مجھے مطلع کر دیں ؛

۱۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ متفرق مہماناں۔ ۲۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و مولوی ظل الرحمٰن صاحب :- بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ صوبجات متحدہ۔ دہلی۔ بیب گڑھ۔ کرنال وغیرہ ؛ ۳۔ مولوی ظہور حسین صاحب :- حیدرآباد دکن۔ بمبئی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ملتان مظفرگڑھ وغیرہ۔ ۴۔ مولوی عبد الغفور صاحب :- فیروزپور شہر و مضافات۔ امرتسر و مضافات ۵۔ مولوی عبد الاحد صاحب :- متفرق جماعت ہائے محلہ دارالرحمت و ہزارہ و سیالکوٹ ۶۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر و ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم :- کالجیٹ و متفرق انگریزی خوان و متفرق جماعت ہائے محلہ دار الفضل ؛ ۷۔ مولوی عبد الواحد صاحب کشمیری :- پونچھ و کشمیر۔ ۸۔ مولوی شیخ مبارک احمد صاحب :- ریاست ہائے پٹیالہ۔ نابھہ و سنگرور وغیرہ۔ کوہاٹ۔ بنوں ۹۔ مولوی محمد سلیم صاحب :- راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان نوشہرہ۔ و متفرق مہمان بیرون ہند ؛ ۱۰۔ مولوی محمد صالح صاحب۔ جماعت ہائے سندھ۔ کوئٹہ۔ ۱۱۔ مولوی دل محمد صاحب۔ جماعت ہائے ضلع گورداسپور معہ بیٹ۔ ۱۲۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور۔ لائل پور۔ گجرات گوجرانوالہ ؛ ۱۳۔ مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز۔ بٹالہ گورداسپور بھیرہ۔ لاہور شہر و مضافات ؛ ۱۴۔ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری۔ جماعت ہائے مالابار و سیلون۔ ۱۵۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا۔ سکھ مہماناں۔ ۱۶۔ مہاشہ محمد عمر صاحب و ڈاکٹر محمد احسان صاحب۔ ہندو مہماناں ۱۷۔ مولوی محمد حسین صاحب۔ ہوشیارپور۔ انبالہ۔ شیخوپورہ۔ لدھیانہ۔ گھنوکے ضلع سیالکوٹ۔ ۱۸۔ مولوی افضال احمد صاحب۔ جماعت ہائے علاقہ ملکانہ ۱۹۔ مولوی احمد خاں صاحب۔ جموں شہر سیالکوٹ و ضلع جھنگ۔ سرگودہ۔ ضلع جالندھر۔ ۲۰۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی :- ضلع سیالکوٹ و ضلع جہلم و شملہ۔ ڈیرہ اسماعیل خاں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ رمضان سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

سیرت النبی ؐ کا جلسہ منعقد کرنے کے جرم میں احمدیوں پر امرتسر میں سفاکانہ حملہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کا افسوسناک رویہ

امرتسری مولویوں کی بدبختی

گزشتہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقریب پر جہاں مختلف مقامات کے نہایت باوقار اور اعلےٰ پایہ کے مسلمانوں کے علاوہ نہایت معزز اور اعلےٰ طبقہ کے غیر مسلم اصحاب نے بھی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق انتہائی خلوص و محبت کا اظہار کرتے ہوئے زبنی شرافت کا ثبوت دیا۔ وہاں یہ بدبختی امرتسر کے مولویوں اور ان کے شاگردوں کی قسمت میں لکھی تھی۔ کہ وُہ نہ صرف سید ولد آدم اور فخر دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق حسنہ اور صفات قدسیہ کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے جلسہ منعقد ہونے میں روکاوٹ کا موجب بنیں۔ بلکہ اس مقدس جلسہ کا انتظام کرنے والوں پر لاٹھیوں اور اینٹوں سے حملہ کرکے ان کا خون بھی بہائیں۔ اور اس طرح اپنی وحشت اور بہیمیت کا اظہار کریں۔ چنانچہ انہوں نے مجتمع ہو کر جماعت احمدیہ کے ان چند بے خبر اور نہتے افراد پر ۲۶۔ نومبر کو بے تحاشا حملہ کر دیا۔ جو جلسہ گاہ کا انتظام کر رہے تھے۔ اور ان میں سے کئی ایک کو زخمی کر دیا۔

مولوی ثناء اللہ مفسدوں کی حمایت میں

ان شرافت اور انسانیت سے عاری لوگوں نے جن شرمناک حرکات کا ارتکاب کیا۔ ان پر شریف غیر مسلموں نے بھی سخت نفرت وحقارت کا اظہار کیا۔ اور ان مسلمان کہلانے والوں کو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے اظہار کے لئے منعقد ہونے والے جلسہ کو خراب کرنے اور جلسہ منعقد کرنے والوں کا خون بہانے پر شرم دلائی۔ اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ایسے لوگ اور ان کے حامی شرم و ندامت محسوس کرتے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی حرکات سے باز رہنے کا عہد کرتے۔ لیکن اگر ان میں شرافت و انسانیت کا کوئی ذرہ باقی ہوتا۔ تو وُہ ایسے افعال شنیعہ کے مرتکب ہی کیوں ہوتے۔ اسی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے بجائے ندامت محسوس کرنے کے صریح دروغگوئی اور غلط بیانی کے ذریعہ ان کی حمایت ضروری سمجھی چنانچہ واقعہ کے قریباً ایک ہفتہ بعد ان کے اخبار "اہلحدیث" (یکم دسمبر) نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"مسلمان ان (احمدیوں) کی جلسہ سازیوں کی حقیقت جانتے ہیں۔ اس لئے بہت کم شریک ہوتے ہیں۔ ۲۶۔ نومبر کو ان کا جلسہ سیرت قریب جلسہ گاہ کشمیر کمیٹی ہونا قرار پایا تھا۔ دس بجے دن کا وقت تھا۔ کہ عربی مدارس کے بعض طلباء شوقیہ پہلے چلے گئے۔ بے خبری میں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ہمارے رپورٹروں کا بیان ہے۔ کہ امرتسر کی انجمن احمدیہ کے ایک ذمہ وار عہدہ دار نے ان طلباء اور دیگر لوگوں کو کرسیاں خالی کرنے کو کہا۔ کئی ایک نے تو خالی کر دیں ایک لڑکے نے کرسی چھوڑنے سے انکار کیا۔ تو اسی ذمہ وار عہدہ دار نے غصہ میں اس کو حرامزادہ کہا۔ اور ایک طمانچہ بھی رسید کیا۔ اور اپنے والنٹیروں کو حکم دیا۔ وُہ حکم پاتے ہی زدوکوب کرنے لگ گئے رپورٹروں کا بیان ہے۔ کہ پھر تو معلوم نہ ہو سکا۔ کہ کون کس کو مار رہا ہے بعض لوگ زخمی بھی ہوئے بعض بھاگ گئے۔ اتنے میں پولیس آگئی۔ جس نے موجودہ اشخاص۔ بلکہ راہ رووں کو جس کی طرف ذمہ وار عہدہ دار نے اشارہ بھی کیا۔ کہ یہ بھی تھا۔ پکڑ لیا۔ گرفتار شدگان میں اکثر عربی طلباء ہیں"۔

حافظہ نباشد

ان سطور سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ دیدہ دانستہ صحیح واقعات پر پردہ ڈالنے اور فتنہ پردازوں کی بے جا حمایت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہاں ان سے دروغگو را حافظہ نباشد کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو لکھا ہے۔ کہ مسلمان اس قسم کے جلسوں کی حقیقت چونکہ جانتے ہیں۔ اس لئے بہت کم شریک ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "عربی مدارس کے طلباء شوقیہ جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں چلے گئے۔ اور بے خبری میں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے"۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب بالفاظ "اہلحدیث" مسلمان اس قسم کے جلسوں میں بہت کم شریک ہوتے ہیں۔ تو امرتسر کے عربی طلباء کو کس چیز کا شوق جلسہ سے پہلے ہی وہاں کھینچ لے گیا اور ان پر کیوں فرط شوق سے اس قدر مدہوشی طاری تھی۔ کہ وُہ بے خبری میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے۔ کہ ان عربی طلباء اور ان کے استادوں نے ایک طرف تو اس بات کی کوشش کی۔ کہ جس معزز ہندو نے جلسہ کے لئے جگہ دی تھی۔ اسے مجبور کریں۔ کہ وُہ جگہ دینے سے انکار کر دے۔ اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو جلسہ میں آنے سے روکتے رہے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے سے جلسہ گاہ میں پہنچنے اور کرسیوں پر قبضہ کر لینے سے ان کی غرض فساد پیدا کرنا۔ اور جلسہ کو درہم برہم کرنا تھی۔ نہ کہ شریک جلسہ ہو کر تقریریں سُننا۔

اہلحدیث کے صداقت شعار رپورٹوں کا بیان

پھر اگر احمدی والنٹیر بالفاظ "اہلحدیث" ایک ذمہ وار عہدہ دار کا حکم پاتے ہی زدوکوب کرنے لگ گئے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ عربی مدارس کے طلباء زخمی ہوتے۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا پیش نہ کیا گیا جسے کوئی معمولی سی چوٹ بھی لگی ہو۔ اس کے مقابلہ میں بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔ "اہلحدیث" اس بارے میں اپنے صداقت شعار رپورٹروں کا یہ بیان پیش کرتا ہے۔ کہ "پھر تو معلوم نہ ہو سکا۔ کہ کون کس کو مار رہا ہے"۔ اگر یہ صریح غلط بیانی۔ اور فتنہ پردازوں کی پردہ پوشی نہیں۔ تو بتایا جائے۔ کہ اس وقت "اہلحدیث" کے معتمد رپورٹروں کی آنکھوں پر کس نے پٹی باندھ دی تھی۔ کہ وُہ کچھ نہ دیکھ سکے۔ اور انہیں معلوم نہ ہو سکا۔ کہ کون کس کو مار رہا ہے۔

دیدہ دانستہ اغماض

اس کے ایک ہفتہ بعد یعنی ۸ دسمبر کے "اہلحدیث" میں پھر اس واقعہ کا ذکر کیا گیا۔ مگر صرف یہ لکھ کر کہ "ایک لڑکا بوجہ ناواقفی کے نہ اٹھا۔ اس پر داروغہ صاحب نے اس کو حرامزادہ کہا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ اور سیٹی بجا کر مرزائی والنٹیروں کو بلا لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ ان حرامزادوں کو نکال دو۔ اس پر لڑائی ہوئی یہ ہے اصل بنائے فساد"۔ اسے ختم کر دیا۔ اور لڑائی کا نتیجہ بتانے اور یہ ذکر کرنے سے کہ کس نے کن پر حملہ کیا۔ اور کن کو زخمی کیا گیا۔ دیدہ دانستہ اغماض کرکے ظاہر کر دیا۔ کہ شرارت کرنے والے عربی مدارس کے طلباء۔ اور ان کے استاد ہی تھے۔ اور جن کو زخمی کیا گیا۔ وُہ احمدی تھے۔

ایک غیر جانبدار مسیحی کی شہادت

پھر ستم ظریفی دیکھئے۔ بزعم خود "اصل بنائے فساد" پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"ہم ایک غیر جانب دار سکھ کی شہادت درج کرتے ہیں جس نے ہمیں لکھ کر دی ہے۔ وہ یہ ہے۔ "میں ۲۶۔ نومبر کو بوقت ۹ ½ بجے جلسہ سیرت النبی مرزائیہ میں گیا۔ جلسہ بجائے ۱۰ بجے کے ۱۰ ½ بجے شروع ہوا جس میں چند نظمیں۔ اور خطبۂ صدارت پڑھا گیا۔ جس میں گورنمنٹ کی تعریف یا توہین کچھ نہ تھی۔" (طفیل مسیح ماسٹر ایم۔ بی۔ پرائمری سکول)

ناظرین غور فرمائیں۔ "اہلحدیث" کی خود پیش کردہ شہادت میں اس کی بیان کردہ "اصل بنائے فساد" کا کہیں اشارہ تک بھی ہے؟ قطعاً نہیں۔ یہ شہادت نہ معلوم "اہلحدیث" نے کتنی جد وجہد کے بعد حاصل کی ہو گی۔ مگر اس سے بھی وہ خود ساختہ بنائے فساد ثابت نہیں کر سکا۔ اور اس سے بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ "اہلحدیث" کی اختراع کردہ "بنائے فساد" بالکل غلط ہے۔

ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان

در اصل "اہلحدیث" نے یہ سب کچھ فتنہ پرداز اور مفسد لوگوں کی شرمناک حرکات پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے سیرت النبیؐ کے جلسہ کو روکنے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ اور جب اس میں انہیں ناکامی ہوئی تو فساد پر اتر آئے۔ اور حملہ کر کے احمدیوں کو زخمی کر دیا۔ اور حملہ کرنے والوں میں سے بعض کو عین موقعہ پر پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ کی جو اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ فتنہ و شرارت کا موجب وہی لوگ تھے جن کی پردہ پوشی کی "اہلحدیث" نے کوشش کی۔ چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے اخبارات کو جو خبر بھیجی۔ اس میں لکھا:-

"مرزائیوں۔ اور دیگر مسلمانوں کے مابین فساد ہو گیا جس سے مرزائیوں کے ڈیڑھ درجن کے قریب آدمی زخمی ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس و دیگر افسران پولیس موقعہ پر پہونچ گئے۔ اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔ مرزائیوں کے دو آدمیوں کو زیادہ ضربات آئیں۔ جنہیں ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ اور دوسری جانب کے سولہ اشخاص کو زیر دفعہ ۱۴۸۔ تعزیرات ہند مسلح ہو کر بلوہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔" (پرتاپ ۲۹۔ نومبر)

صرف احمدیوں کا زخمی ہونا۔ اور عین موقعہ پر صرف ان لوگوں کا گرفتار کیا جانا جنہوں نے مسلح ہو کر حملہ کیا۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ فتنہ فساد کا موجب وہی لوگ تھے۔ اور وہ خاص منصوبہ کے ماتحت فساد کے لئے آئے تھے۔

اخبار "الجمعیۃ" کا بیان

اس سے بھی واضح بیان دہلی کے اخبار "الجمعیۃ" (دکیم دسمبر) نے شائع کیا جس نے لکھا:-

"معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیانی فرقہ کے لوگ سیرت النبیؐ کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کر رہے تھے۔ کہ ان پر لکڑیوں سے حملہ کیا گیا۔ قادیانیوں میں سے ۱۶۔ اشخاص زخمی ہوئے۔ دو زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس اور افسران نے موقعہ پر پہنچکر امن قائم کیا۔ اور پولیس کے سایہ میں قادیانیوں کا جلسہ ہوتا رہا۔"

اخبار "الجمعیۃ" جماعت احمدیہ کا ایسا ہی معاند ہے۔ جیسا کہ "اہلحدیث"۔ مگر اس کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ "بنائے فساد" محض سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کرنا تھی۔ نہ کہ وہ جو "اہلحدیث" نے پیش کی۔ اور محض سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کرنے کے گناہ کی پاداش میں احمدیوں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کیا گیا۔

افسوسناک حالت

یہ ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو مسلمان کہلاتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بنتے۔ اور یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ آپؐ کی اصل شان انہی کے ذریعہ سے قائم ہے۔ وہی اصل اسلام کے حامل ہیں۔ اور انہی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع کہلانے کا حق ہے۔ حالانکہ انہیں نہ تو خود اتنی توفیق حاصل ہے۔ کہ مسلموں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کی بے مثال خوبیوں سے واقف کرنے کا سامان کریں۔ اور نہ یہ گوارا کرتے ہیں۔ کہ کوئی اور ایسا کرے۔ چنانچہ جب جماعت احمدیہ یہ مقدس کام سرانجام دینے کا انتظام کرتی ہے۔ تو وہ اس کے رستہ میں روکاوٹیں حائل کرتے۔ فساد برپا کرتے۔ اور احمدیوں کا خون بہانا جائز سمجھتے ہیں۔ پھر اس پر شرم و ندامت محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ غلط بیانیوں۔ اور دروغگوئیوں سے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ماتم کا مقام

کس قدر ماتم کا مقام ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور آپؐ کے تقدس کا اظہار کرنے والے احمدیوں کے متعلق تو ان کا شرمناک رویہ یہ ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کے پاؤں تلے آنکھیں بچھاتے پھرتے ہیں۔ جو اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔ جو صریح طور پر شرک کی اشاعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (کیم دسمبر) کے اسی پرچہ میں جس میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ میں فساد برپا کرنے والوں اور احمدیوں کا اس جرم میں بے دریغ خون بہانے والوں کی کہ وہ کیوں توحید کے سب سے بڑے علمبردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ واکمل شان پیش کرتے ہیں۔ حمایت کرنے کی کوشش کی ہے۔ رادھا سوامی فرقہ کے گرو کی جو بالفاظ مولوی صاحب یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ "گرو میں خدا جلوہ فرما ہوتا ہے۔ اس لئے اسے سجدہ کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے اللہ کو"۔ پرزور ثناخوانی کی ہے۔

خود را فضیحت

حتیٰ کہ آریوں کو رادھا سوامی گرو کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے پر یہ نصیحت فرمائی ہے۔

"آریوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنے گرو کی سوانح عمری پر غور کرتے کہ ہندوؤں کی مخالفت نے دیانند جی کو کیا نقصان پہونچایا۔ یہ بھی سوچتے۔ کہ ہم آریہ اس وقت کے ہندوؤں کی اس حرکت کو جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہماری اس حرکت کو دنیا اسی نظر سے دیکھیں گے۔ مخالف مذہب سے مخالفت ہوتی ہے۔ مگر امرتسر کے ہندو اور آریوں نے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ اپنی حدود سے متجاوز تھا"

رادھا سوامی گرو کی حمایت میں یہ الفاظ انہی مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہیں جنہیں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسہ منعقد کرنے والے احمدیوں کا خون بہانے والوں کو نہ صرف نصیحت کا کوئی کلمہ کہنے کی توفیق نہ ملی۔ بلکہ ان کی بے جا حمایت کرنے لگ گئے۔ حالانکہ امرتسر کے آریوں نے رادھا سوامی گرو پر نہ تو حملہ کیا۔ نہ اس کے پیروؤں میں سے کسی کو زخمی کیا۔ اور نہ ہی ان کے کسی جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح مولوی صاحب "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کے پورے پورے مصداق بن گئے۔

رادھا سوامی گرو سے عقیدت

پھر یہی نہیں۔ رادھا سوامی گرو کو ہزار منتوں اور سماجتوں سے اپنے ہاں مدعو کیا۔ پرتکلف دعوت کی۔ اور پھر اس فخر و اعزاز کا نہایت ہی عقیدت مندانہ طریق سے بالفاظ ذیل اظہار کیا:-

"میری تکلیف دہی پر رادھا سوامی جی ۳۰۔ نومبر کو ۸ بجے صبح غریب خانہ پر تشریف [illegible] چند ہندو مسلمان معززین کے ساتھ [illegible] یہ کہتے ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے۔
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں"

ایک طرف تو سخت مشرکانہ تعلیم دینے والے شخص کی یہ آؤ بھگت۔ اپنے ہاں اس کے آنے پر یہ فخر و مباہات۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اتنا ادنیٰ و حقیر سمجھنا کہ کبھی اس کو دیکھنا کبھی اپنے گھر کو دیکھ کر خدا کی قدرت کو یاد آ جانا۔ اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جلسہ کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک کہ ان کا بے دریغ خون بہایا جائے اور پھر آنوں بہانوں سے اسے حق بجانب ظاہر کرنا بتاتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کس قدر تعلق رہ گیا ہے۔

کاش یہ لوگ اپنی حالت میں غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ روز بروز ان کا قدم کدھر جا رہا ہے۔ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے قلوب سے کیوں اس طرح نکل گئی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلہ سے اڑ جاتا ہے۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ایک خطبۂ نکاح

۱۹ اکتوبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بوجہ علالت اندرون قصر خلافت ایک خطبہ نکاح پڑھا جو ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی سعی سے اب موصول ہوا ہے۔ اور درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

شادی کے متعلق اسلام نے جس تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہیں۔ وہ اختصار کے ساتھ بیان کرنا بھی میرے لئے صحت کی موجودہ حالت میں مشکل ہے۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جس نکاح کا اعلان میں اس وقت کر رہا ہوں۔ وہ ایسے

دو خاندانوں سے

تعلق رکھتا ہے۔ جو اپنے ذاتی تعلق کے لحاظ سے اور جماعت کے تعلق کے لحاظ سے خصوصیت رکھتے ہیں۔ میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس عزیز کا نکاح ہے۔ وہ میر حامد شاہ صاحب کے لڑکے ہیں۔ جن کے خاندان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے تعلقات تھے۔ دوسرے [illegible] تعلق [illegible] اس خاندان میں میری [illegible] ہوئی ہے۔ اس لئے باوجود اس بات کے کہ میری [illegible] کی وجہ سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم کچھ بیان کرتا ہوں۔

میر حامد شاہ صاحب کے جماعت میں خصوصیت رکھنے کے علاوہ ان کے والد

حکیم حسام الدین صاحب

[illegible] ساتھ حضرت مسیح موعود [illegible] کو اس وقت سے [illegible] جبکہ آپ [illegible] صاحب کے بار بار کے تقاضے [illegible] ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے [illegible]

کچہری کی چھوٹی سی ملازمت

پر کئی سال تک رہے۔ انہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے۔ اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف انہی کے ساتھ نہ رہے۔ بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے۔ ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں خاص لوگوں میں شمار ہوتے رہے۔ تاہم حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ جو ابتداء کے تعلقات تھے۔ اس مثال سے ان کی خصوصیت نظر آتی ہے۔ کہ

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعوے کے بعد سیالکوٹ

تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے تشریف لانے کی بہت خوشی ہوئی انہوں نے ایک مکان میں ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ لیکن جس مکان میں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ اس کے متعلق جب معلوم ہوا۔ کہ اس کی چھت کی منڈیر کافی نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیالکوٹ سے واپسی کا ارادہ فرما لیا۔ اور اس وقت میرے ذریعہ ہی باہر مردوں میں کہلا بھیجا کہ ہم

واپس قادیان

چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتلا دیا۔ کہ یہ مکان ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی چھت پر منڈیر نہیں۔ اس خبر کے سننے پر احباب جن میں مولوی عبد الکریم صاحب وغیرہ تھے۔ راضی بقضا معلوم دیتے تھے۔ لیکن جونہی حکیم حسام الدین صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا۔ کس طرح واپس جاتے ہیں۔ چلے تو جائیں۔ اور فوراً زنانہ دروازہ پر حاضر ہوئے۔ اور دستک دے کر اطلاع کرائی۔ کہ حکیم حسام الدین حضرت صاحب سے ملنے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً باہر تشریف لے آئے حکیم صاحب نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور اس لئے واپس تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ یہ مکان مناسب نہیں۔ مکان کے [illegible] تو یہ ہے۔ کہ تمام شہر میں سے جو مکان بھی پسند ہو۔ اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ [illegible] واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے۔ کہ فوراً واپس چلے جائیں۔ اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے۔ اس بات کو ایسے لب ولہجہ میں انہوں نے ادا کیا۔ اور اس زور کے ساتھ کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالکل خاموش ہو گئے۔ اور آخر میں کہا۔ کہ اچھا ہم نہیں جاتے۔

ان کے بعد

میر حامد شاہ صاحب

نے احمدیت کا اعلےٰ نمونہ دکھلایا۔ اور آخری وقت تک وہ نہایت مخلص رہے۔ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں کچھ عرصہ انہوں نے بیعت نہ کی تھی۔ اس کی یہ غرض بیان کی۔ کہ وہ لوگ جو پیغامیوں کے ساتھ زیادہ میلان رکھتے تھے۔ ان کو اس طرف لانے کی کوشش کریں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ حد سے زیادہ گذر گئے ہیں۔ تو پھر خود نہایت عجز وانکسار کے ساتھ بیعت کر لی۔ اور آخری وقت تک عاشقانہ تعلق رکھا۔ گو ان کے بعد ان کے پسماندگان میں سلسلہ کے ساتھ اس خصوصیت کا تعلق نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے قبضے میں ہے۔ کہ وہ ان کو بھی اپنے

بزرگوں کے نقش قدم پر

چلنے کی توفیق دے۔ اور اگر ان میں سے ہر ایک اس بات کی نیت کرے۔ کہ دین کی خدمت کے لئے بھی کچھ کرنا ہے۔ اور اس پر استقلال ظاہر کرے۔ تو بعید نہیں۔ کہ بڑے بڑے عمدہ نتائج پیدا ہو جائیں۔ سوال نیت کا ہے۔ میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے انہیں توفیق عطا فرمائے۔ اس وقت جس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ وہ عزیز عبد الجلیل صاحب پسر میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا رضیہ بیگم بنت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے ساتھ ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ بچپن سے ہیں۔ اور یہ تعلقات ہمیشہ ہی اچھے رہے ہیں۔ سوائے شاذ و نادر کے۔ اس وقت بھی

دوستانہ شکر رنجی

سے تجاوز نہیں ہوا۔ وہ آج کل راولپنڈی میں سپرنٹنڈنٹ جیل ہیں۔ ان کی طرف سے منظوری میرے نام آگئی ہے۔ اور لڑکی سے بھی میں نے دریافت کر لیا ہے۔ اس لئے میں یہ نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ رضیہ بیگم کی طرف سے منظور کرتا ہوں۔ سید عبد الجلیل صاحب آپ کو بھی یہ نکاح تین ہزار مہر پر منظور ہے۔ منظوری کے اقرار کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی ۔

انصار اللہ کے لئے اعلان

گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ اندرون جلسہ گاہ و بیرون جلسہ گاہ میں امن قائم رکھنے کے لئے انصار اللہ سے کام لیا جائے۔ لہذا جو نفوس اس کام کے لئے اپنا نام پیش کرنا چاہیں۔ وہ بہت جلد مجھے اطلاع دیں اس کے لئے کافی نام چاہئیں۔ تاکہ باری باری ڈیوٹی دے سکیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر صحابہؓ سے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو۔ یا مظلوم صحابہؓ نے حیران ہو کر پوچھا۔ یا رسول اللہ یہ بات تو ہماری سمجھ میں آگئی کہ اگر کوئی مظلوم ہو۔ تو ہمارا فرض ہے۔ ہم اس کی مدد کریں۔ اور

ظلم کرنے والے کا ہاتھ

[illegible] ہماری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ ہمارا ایک بھائی ظلم کر رہا ہو کسی کو دکھ اور تکلیف پہنچا رہا ہو۔ تو پھر بھی ہم اس کی مدد کریں۔ آپ نے فرمایا کہ مدد کرنا یہ نہیں کہ تم بھی اس کے ساتھ ظلم میں شریک ہو جاؤ۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ

ہلاکت کی راہ

اختیار کر رہا ہے۔ اور تمہارا اس کی مدد کرنا یہ ہے۔ کہ اس ہلاکت کی راہ سے اسے بچاؤ۔

اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو ہم خود تو اکثر گناہوں اور کمزوریوں سے بچتے ہیں لیکن عام طور پر ہم میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی اور شخص برائی میں مبتلا ہو۔ تو ہم اسے روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔ گویا ہم صرف اپنے

نفس کا خیال

رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی دوسرا کسی [illegible] میں مبتلا ہو۔ تو اس کا ہمیں غم نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کو بچانے کا فکر لاحق ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ہم دیکھتے ہیں۔ ایک شخص بگڑ رہا ہے۔ لیکن ہم اسے اس ڈر سے نہیں سمجھاتے۔ کہ وہ ناراض ہو جائے گا۔ اور اس سے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

مومن کا کام

ہے۔ جب وہ کسی شخص کو برائی میں مبتلا دیکھے۔ تو اگر وہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو ہاتھ سے روکے۔ اور اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو زبان سے روکے۔ اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو کم از کم دل میں برا [illegible]

مومن کے دو فرض

ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خدا کے حقوق ادا کرے۔ اور دوسرا یہ کہ وہ بنی نوع انسان سے ہمدردی اور محبت سے پیش آئے۔ اور ان کے لئے اپنے آپ کو مفید ثابت کرے۔ بدی سے دوسروں کو روکنا دوسرے فرض میں شمار ہوتا ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نہ صرف خود

برائی سے بچیں

بلکہ دوسروں کو بھی بچائیں۔ اور انہیں روکنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی جو صفات بیان کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر یعنی وہ لوگوں کو

نیک باتوں کا حکم

دیتے۔ اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

برے کاموں سے ایک دوسرے کو روکنا

خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک نہایت ہی اہم کام ہے۔ اور جو لوگ اس سے غفلت کرتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور مجرم ہیں

اس امر کی اہمیت کا اس بات سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں جن قوموں کی تباہی کا ذکر ہے۔ وہ جن قصوروں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ ان میں سے ایک اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ ان میں سے بعض ایسے لوگ تھے۔ جو دوسروں کو بدی کرتے دیکھتے مگر انہیں روکتے نہ تھے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بدی سے نہ روکنا بھی ایک ایسا گناہ ہے۔ جس سے قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ پس یہ خیال کر لینا۔ کہ ہم تو گناہوں سے بچتے ہیں۔ کسی

دوسرے کے کام میں دخل

کیوں دیں۔ یہ نیکی نہیں۔ بلکہ جرم ہے۔ قرآن مجید میں

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

لکھا ہے۔ انہیں سبت کے دن شکار کھیلنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے حیلہ نکالا۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض لوگ

شرعی احکام کے مقابلہ میں حیلے

کر لیتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم حکم کے توڑنے والے نہیں انہوں نے بھی ایک حیلہ نکالا تاکہ وہ شکار کا فائدہ بھی اٹھالیں۔ اور شرعی حکم بھی نہ ٹوٹے۔ ان کی بستی دریا کے کنارے تھی۔ اور وہ مچھلیوں کا شکار کھیلا کرتے تھے۔ سبت کے دن چونکہ کچھ عرصہ انہوں نے شکار نہ کھیلا۔ اس لئے مچھلیوں میں خدا تعالےٰ نے یہ حس پیدا کر دی۔ کہ وہ اس دن نہایت آزادی اور کثرت کے ساتھ پانی کے اوپر تیرتیں۔ انہیں دیکھ کر بنی اسرائیل کا جی للچایا اور انہوں نے مچھلیوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ حیلہ نکالا کہ سبت کے دن دریا کے قریب ایک تالاب میں مچھلیوں کو اکٹھا کر لیتے۔ اور دوسرے دن انہیں پکڑ لیتے۔ اور سمجھ لیتے۔ گویا انہوں نے حکم بھی نہیں توڑا۔ اور فائدہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ مگر یہ

شرعی حیلہ

محض طفل تسلی تھی۔ انہوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ انہیں صرف حکم کے الفاظ کی ہی نہیں۔ بلکہ

حکم کی روح کی پابندی

کرنی چاہئے۔ اس وقت قوم میں

تین گروہ

تھے۔ ایک وہ جو اس فعل کا مرتکب تھا۔ دوسرا وہ جو انہیں روکتا تھا۔ اور تیسرا وہ جو کہتا۔ کہ کیوں روکتے ہو۔ جو کچھ کرتے ہیں۔ انہیں کرنے دو۔ روکنے والوں نے جواب دیا۔ کہ ہم اس لئے روکتے ہیں کہ شاید یہ باز آجائیں۔ اور دوسرے یہ کہ ہم

خدا کے حضور بری الذمہ

ہو جائیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ جب عذاب آیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے صرف ان لوگوں کو نجات دی۔ جو منع کیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جو لوگ برائی سے دوسروں کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ بھی انہیں میں شمار کئے گئے جو حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ پس دوسرے کو بدی سے روکنا نہایت ہی ضروری ہے۔

اور جو نہیں روکتا۔ وہ خود بھی اس کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس فرض کو ادا نہیں کرتا۔ جو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لحاظ سے اس پر عائد ہوتا ہے

لیکن دوسرے کو بدی سے روکتے وقت بھی یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مواعظِ حسنہ

اور اچھے طریق سے روکو۔ نہ کہ برے رنگ میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک مولوی صاحب کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ کوئی رئیس آپ کے پاس علاج کے لئے آیا۔ اس کا پاجامہ ٹخنوں سے ذرا نیچے تھا۔ وہ مولوی صاحب بجائے اس کے کہ اس رئیس کو احسن طریق پر سمجھاتے۔ اور بتاتے کہ اس طرح پاجامہ نہیں چاہیئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی یا مسواک سے اس کے ٹخنوں کو ٹھکراتے ہوئے کہا۔ یہ آگ میں جلے گا رئیس کو مجلس میں یہ بات بری معلوم ہوئی۔ اس نے کہدیا۔ کہ آپ کو کس بے وقوف نے بتایا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ تو بجائے فائدے کے اسے نقصان ہوا۔

پس جہاں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بدیوں سے دوسروں کو روکیں۔ وہاں یہ بھی فرض ہے۔ کہ

احسن طریق

اختیار کریں۔ تاکہ کوئی ضد میں نہ آجائے۔ اور سمجھانے کی اصل غرض حاصل ہو۔ یعنے دوسرے کی اصلاح ہو۔

پھر اس نصیحت سے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی۔ کہ اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو۔ یا مظلوم

ایک اور سبق

بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم دوسروں کو ظلم سے روکیں۔ تو ہمیں خود تو بہرحال

ظلم سے اجتناب

کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مومن کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ ظلم کرے۔ بلکہ اس کا تو یہ کام ہے۔ کہ دوسروں کو ظلم سے روکے۔ گویا خود ظلم کرنا اس کی شان سے بہت بعید ہے۔ لیکن انسان بعض اوقات خیال نہیں کرتا۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں ظلم نہیں کر رہا۔ یا بعض دفعہ اپنی پوزیشن اعلےٰ سمجھ کر دوسرے کو

نقصان پہنچانے کے درپے

ہو جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو تم میں سے نیکی اور تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے۔ وہی میرے نزدیک

اعلےٰ پوزیشن

رکھتا ہے۔ مگر بعض دولت اور رتبہ کے گھمنڈ میں اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے بعض اوقات غریبوں پر ظلم کرتے ہیں۔ انہیں حقارت سے دیکھتے ہیں۔ گالی دیتے۔ اور بعض اوقات مارنے پیٹنے تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے دل میں جو

مخفی کبر

اور بڑائی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ دوسرے بھائی کو بیکس دیکھ کر اس کی تحقیر کرتے۔ اور اس قسم کے الفاظ مونہہ سے نکالتے ہیں۔ جو بہت دل آزار ہوتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

تعریف کے مطابق

مسلمان وہی ہے۔ جس کے ہاتھ اور زبان سے بنی نوع انسان محفوظ رہیں۔ لیکن بعض لوگ دوسروں کی تحقیر کرنا گالی دینا یا مارنا معمولی امر خیال کرتے اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بے کس ہے۔ ہمارا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے۔ لیکن خواہ وہ مقابلہ نہ بھی کرے۔ اس کے دل سے ایک آہ نکلتی ہے۔ جو ظالم کے لئے نہایت ہی خطرناک ہوتی ہے ہم سب پر

ایک بالا ہستی

ہے۔ اور وہ جب دیکھتی ہے۔ کہ میرے کسی بندے پر ظلم کیا گیا۔ تو اس کا غضب جوش میں آتا ہے۔ اس میں ہندو مسلم کا سوال نہیں۔ کفر و اسلام کی بحث نہیں۔ ظلم جیسے ایک مسلمان پر ناجائز ہے۔ اسی طرح ہندو سکھ بلکہ جانوروں پر بھی ناجائز ہے۔ اور جب انسان کسی پر ظلم کرتا ہے۔ تو

خدا تعالیٰ کا غضب

بھڑک اٹھتا۔ اور وہ بیکسوں کی طرف سے خود بدلہ لیتا ہے۔ اگر اس میں طاقت ہوتی۔ وہ خود بدلہ لیتا۔ ہاتھ کے مقابل پر ہاتھ اٹھاتا۔ یا گالی گلوچ کے بدلے ممکن ہے۔ خود بھی گالی گلوچ دیتا۔ لیکن وہ اپنے آپ کو عاجز دیکھ کر ایک آہ بھرتا ہے۔ جو خدا تک جا پہنچتی ہے۔ اور خدا اس کا مددگار ہو جاتا ہے۔

پس یہ ایک نہایت ہی

خوف کا مقام

ہے۔ دوسرے کی حقارت کرنے سے بچنا چاہیئے۔ اور خواہ بظاہر ہم کتنی ہی اعلےٰ حیثیت رکھتے ہوں۔ پھر بھی ہمیں اپنے آپ کو

غریب اور عاجز

سمجھنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ظلم کے بدلے خدا کی مار پڑی۔ تو وہ بہت ہی خطرناک ہوگی۔ پس ہمیں اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں کو روکنا چاہیئے۔ اور کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے ؛

چندہ کشمیر کیلئے احمدیہ جماعتوں کی توجہ کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو یہ ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ کہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ چندہ کشمیر نہ صرف خود ادا کرے۔ بلکہ دوسروں سے بھی پوری تن دہی اور کوشش سے وصول کرے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اکثر جماعتوں نے نہ صرف اپنے احباب سے چندہ وصول کرنے میں تن دہی سے کام لیا ہے۔ بلکہ دوسروں سے بھی وصول کیا ہے۔ جن جماعتوں اور احباب کرام نے خود چندہ دیا ہے۔ یا انہوں نے دوسروں سے وصول کیا ہے۔ نیز محصلین صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے بڑا اجر عطا فرمائے ؛

لیکن اس کے ساتھ ہی ایک تعداد جماعتوں کی ایسی بھی ہے۔ جو نہ خود چندہ کشمیر ادا کرتی ہے۔ نہ دوسروں سے وصول کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چندہ کشمیر کی آمد جیسا کہ حضور کے ارشاد کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ نہیں ہو رہی۔

کام کی اہمیت اور سابقہ قرضہ کی ادائیگی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ اس وقت کم و بیش تین ہزار روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل ہونا ضروری ہے۔

(۱) ہر ایک جماعت کے سکرٹری مال اور محصل صاحبان یہ التزام کریں۔ کہ اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے مرکزی چندہ کے ساتھ ہی چندہ کشمیر وصول کریں۔ بعض جگہ معلوم ہوا ہے کہ چندہ کشمیر مرکزی چندہ کے ساتھ وصول نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جس نے کچھ اپنی مرضی سے دے دیا۔ اس سے لے لیا۔ پس محصل صاحبان کو اب یہ چندہ احمدیوں سے باقاعدہ وصول کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی صاحب چندہ مرکزی کے ہمراہ کشمیر کا چندہ دینا بھول جائے۔ تو اس کو یاد دلا کر وصول کیا جائے۔ اور ہر ایک احمدی سے باقاعدہ اور باشرح لیا جائے۔ اس طرح آمد موجودہ سے دو چند ہو سکتی ہے۔

(۲) جن احباب کے ذمہ چندہ کشمیر کا بقایا ہے۔ ان سے بقایا وصول کیا جائے ؛

(۳) ہر ایک جماعت کے احمدی اپنے اپنے حلقۂ اقتدار میں دوسروں سے چندہ کشمیر وصول کرنے میں خاص سعی فرمائیں

(۴) جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام ہے۔ وہاں کی لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ احمدی مستورات اور مسلمان خواتین سے چندہ کشمیر وصول کرنے کا انتظام کرے۔ نیز مسلمان خواتین سے زکوٰۃ کا روپیہ بھی کشمیر کی بیواؤں اور یتیموں کے لئے لینا چاہیئے۔

اس وقت جبکہ احباب جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لا رہے ہوں گے۔ تمام جماعتوں کے سکرٹری مال اور محصل صاحبان کی خدمت میں

اخبارات کی سیر

(۱)

لالہ سائیں داس جی ایم۔ اے سابق پرنسپل دیانند کالج اپنے ایک لیکچر میں آریہ جاتی کے طرز عمل پر ہندوؤں کی گراوٹ کا ان کے ماتحت مفصلہ ذیل وبا کیسان فرماتے ہیں۔ بجائیکہ ہندو ہمیشہ مسلمانوں کے منہ آتے رہتے ہیں۔ ان پر الزام لگاتے رہتے ہیں کہ ہندوؤں کی ابتر حالت کے وہ ذمہ وار ہیں۔

"مجھے تو بھارت کی تاریخ پڑھ کر صدمہ ہوتا ہے۔ انصاف سے بتاؤ کہ جس قوم کے قابل فخر مہتما اور راجے اپنی استریوں کو جوئے میں ہار سکتے ہیں۔ اس قوم کا کیا حق ہے۔ کہ دنیا میں زندہ رہے آپ کہتے ہیں۔ کہ ہم لڑکیوں کو دان کرتے ہیں۔ آپ کو کیا حق ہے کہ انہیں انسان کی بجائے جائداد تصور کریں۔ جس قوم کی مائیں جوئے میں ہاری جا سکتی ہیں۔ جو قوم لڑکیوں کو جائداد سمجھ کر دان کر سکتی ہے۔ اگر اس کے بچے دو دو روپے میں غزنی کے بازاروں میں فروخت ہو سکتے ہیں۔ تو تعجب ہی کیا ہے۔ قوم آخر کیا ہے۔ افراد کا مجموعہ جب تک افراد انفرادی طور پر کمزور ہوں۔ قوم مضبوط نہیں ہو سکتی۔ آپ اپنی جاتی کا ایک چوتھائی حصہ اچھوت قرار دے کر علیحدہ کر دیں۔ عورتوں کو ذی روح کی بجائے شخصی جائداد تصور کریں۔ تو آپ کی قوم کیا ترقی کر سکتی ہے۔ آپ نے اپنے بھائیوں کو عملی طور پر علیحدہ کرنے کی کوشش کی۔ اور قوم کی عمارت کو خود مسمار کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ ہمارے دھرم گرنتھ سنسکرت میں ہیں۔ جو ہمارے لئے غیر ملکی زبان کے برابر ہیں۔ کس قدر غضب ہے۔ کہ مجھے اپنے دھرم کے لئے پنڈت راجہ رام یا پنڈت بھگوت دت کا مرہون منت ہونا پڑتا ہے۔ آپ کیا بتا سکتے ہیں کہ میرا دھرم کیا ہے۔ اور کسی کو کیا حق ہے۔ کہ میرے اور ایشور کے درمیان ترجمان بنے۔"

(۲)

گاندھی جی کے ساتھ مندرجہ ذیل سوال وجواب سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کے لئے جو کام کر رہے ہیں۔ اس کی تہ میں انہیں اوپر اٹھانے اور مرتبہ انسانیت سے آشنا کرنے کا سوال نہیں۔ بلکہ محض یہ خود غرضی پنہاں ہے۔ کہ کہیں وہ کوئی اور مذہب نہ اختیار کر لیں۔ یا اپنی مستقل حیثیت نہ بنا لیں۔

سوال :۔ کیا آپ اس کو نہیں کرتے کہ دلت جاتیوں میں اب بھی تو مہمات ہیں۔ اور وہ برہمنوں وغیرہ سے ملنے جلنے میں جھجکتے ہیں۔ خواہ انہیں ایسا کرنے کے لئے کہا بھی جائے۔؟

جواب :۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔ کیونکہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اگر یہ صحیح ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ اپنی موجودہ پستی کی حالت میں ہی رہنا چاہتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک مجلسی کوڑھی کس طرح اپنے کوڑھ میں خوش رہ سکتا ہے۔ اگر نام نہاد دلت جاتیاں نام نہاد اعلیٰ جاتیوں کے ہندوؤں سے اس قدر مایوس ہو چکی ہیں۔ اور ہندوؤں اور ہندو دھرم سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ کرنا چاہتی ہیں۔ تو پھر وہ ایک علیحدہ ہستی بن جاتی ہیں اس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ ایک نیا مذہب قائم کرتی ہیں۔ اور یا ہندوستان کے پرچلت مذاہب میں کسی اور کو گرہن کرتی ہیں اگر نام نہاد اعلےٰ جماعتوں نے اپنی گیانی بڑائی کو نہ چھوڑا۔ اور ہری جنوں کو اپنا گوشت پوست سمجھنے کا ابتدائی فرض ادا نہ کیا تو پھر ہری جنوں کا علیحدہ مذہب قائم کرنا یا کسی دوسرے مذہب میں شامل ہونا ممکن ہے۔ یہ ہری جن تحریک ہری جنوں کی طرف اس ابتدائی فرض کی ادائیگی کی کوشش ہے۔"

(۳)

پچھلے دنوں جب تحریک عصیان بدنی کا زور تھا۔ سودیشی کپڑا خریدنے کے لئے پکٹنگ میں جو طرز عمل کانگرسیوں نے اختیار کر رکھا تھا۔ وہ عین تشدد پر مبنی تھا۔ مگر یہ تمام کانگرسی اخبارات کہتے تھے۔ رستہ چلتے کو پاؤں پکڑ کر روکنا یا گاڑی کے آگے لیٹ جانا یا اس قسم کی حرکات تشدد نہیں۔ مگر اب گاندھی جی کے ساتھ جب خود یہی سلوک ہونے لگا۔ آپ چلا اٹھے ہیں۔ کہ یہ تو یقیناً تشدد ہے

"مدراس۔ (بذریعہ ڈاک) اس ہفتہ کے ہری جن میں ایک دلچسپ واقعہ شائع ہوا ہے۔ کہ کس طرح ایک سناتنی سنیاسی اور اس کا نوجوان ساتھی مہاتما گاندھی کو تبدیل کرنے کے لئے آئے۔ لیکن خود تبدیل ہو گئے۔ اکولہ میں پبلک جلسہ کے انعقاد کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے یہ دونو سنیاسی اس مکان کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے۔ جس میں مہاتما گاندھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ تاکہ جب مہاتما گاندھی باہر نکلیں۔ انہیں روکا جائے۔ جب مہاتما گاندھی کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے انہیں بات چیت کرنے کے لئے اندر بلا لیا۔ سنیاسی نے مہاتما جی سے نہایت خوش خلقی سے بات چیت کی۔ اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا دورہ بند کر دیں۔ لیکن اگر آپ نے دورہ جاری رکھنا ہے۔ تو آپ اچھوت ادھار بل اور مندر پرویش بل کے حق میں پروپیگنڈا نہ کریں۔ میں آپ سے اپنی یہ بات منوانے کے لئے ستیاگرہ کرنے آیا ہوں۔

گاندھی جی نے کہا۔ کہ یہ ستیاگرہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے منافی ہے۔ آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں آپ کو گرفتار کرا دوں۔ یا اپنی موٹر آپ کے جسموں پر سے گذار کرلے جاؤں۔ میں ان دونوں باتوں میں ایک بھی نہیں کروں گا۔ شاید آپ میرے پاؤں پکڑ کر مجھے قیدی بنائیں گے۔

سوامی جی نے جواب دیا۔ ہاں ہم آپ کے پیر پکڑ کر آپ سے دورہ بند کرنے کی درخواست کریں گے۔

گاندھی جی۔ آپ کی یہ کارروائی یقیناً تشدد کے مترادف ہے

سوامی جی۔ میں اپنا ارادہ آپ سے چھپا کر نہیں رکھ سکتا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں پولیس یا آپ کے والنٹیروں کے ہاتھوں سے زخم آئیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو گیا۔ تو میں جانتا ہوں۔ کہ آپ اپنا دورہ ترک کر دیں گے۔

گاندھی جی۔ میں نہ ہی پولیس کو بلاؤں گا۔ اور نہ ہی اپنے والنٹیروں کے ہاتھوں تمہیں کوئی گزند پہنچنے دونگا۔

سوامی جی۔ اگر یہ بات ہے۔ تو ہم آپ کا رستہ روکے رکھیں گے

مہاتما جی۔ آپ کا رویہ نامعقول ہے۔ ستیاگرہی کو نامعقول نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ پبلک کو تشدد پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے اپنے اعتقادات کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

سوامی جی۔ آپ ہمیں اس سے بہتر رستہ بتائیں۔

گاندھی جی۔ آپ بنارس جا کر پنڈتوں سے پرارتھنا کریں۔ کہ وہ مجھے غلط راستہ سے ہٹا کر درست رستہ پر ڈالیں۔ آپ کو میری طرح برت رکھنا چاہیئے۔

سوامی جی۔ ہم میں برت رکھنے کی سامرتھ نہیں ہے

گاندھی جی۔ میں آپ کے اس طریقہ کو پسند نہیں کرتا۔ آپ کو اپنے منشیوں سے جا کر کہنا چاہیئے کہ وہ مجھے پرارتھنا یا دلیل سے قائل کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو انہیں میری مخالفت کو برداشت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں ان کی مخالفت کو برداشت کر رہا ہوں۔ مہاتما جی کی باتیں سن کر سوامی جی اور اس کے ساتھی کی تسلی ہو گئی۔ اور انہوں نے پھر اپنی شکل نہ دکھائی۔

امرتسر سٹیشن پر کھانے کا انتظام

امرتسر ریلوے سٹیشن پر محمڈن ریفریشمنٹ روم میں چائے اور کھانے کا معقول انتظام ہے۔ جلسہ سالانہ پر احمدی احباب کے لئے کھانے وغیرہ کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ قادیان جانے والے احباب چائے اور کھانا ہر وقت ٹرین یا ریفریشمنٹ روم میں تشریف لا کر تناول فرما سکتے ہیں۔ جو معمولی نرخ پر عمدہ اور اچھا مل سکتا ہے۔ قبل از وقت اطلاع دینے پر بسہولت کے ساتھ مہمانوں کو کھانا ٹرین میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اسی ریفریشمنٹ روم میں چائے نوش فرمائی ہے۔ احباب کے آرام کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بلا تکلف ریفریشمنٹ روم میں تشریف لائیں۔ خاکسار منظور احمد منیجر محمڈن ریفریشمنٹ روم امرتسر ریلوے سٹیشن)

اخبارات سلسلہ کی اشاعت بڑھائی جائے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے سلسلہ کے آرگن **الفضل** ہفتہ میں تین بار کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ کوئی لکھا پڑھا مستطیع احمدی ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جو الفضل کا خریدار نہ ہو۔ الفضل بمنزلہ غذا اسکے روح کے ہے۔ قیمت سالانہ دس روپے

دوم خواتین کے لئے **مصباح** پندرہ روزہ ہے۔ خواتین جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت کم از کم ایک ہزار تک پہنچا دیں۔ اور وہ اپنے جلسہ میں اس کے متعلق مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ تا کوئی گھر مصباح سے خالی نہ رہے۔ قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے

سوم **ریویو آف ریلجنز اردو** ماہوار ہے۔ جس کی نسبت آتنا یاد دلانا ہی کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ کہ اس کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہو۔ چہ جائیکہ اس کی اشاعت اتنی قلیل ہو۔ جو اپنے اخراجات بھی نہ چلا سکے۔ اور اس کے فنڈ پر تین ہزار روپے قرض ہو۔

پس ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس رسالہ ماہواری کا خریدار ہو۔ جس میں علمی مضامین اضافہ دینی معلومات اور مناظرات کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ قیمت سالانہ تین روپے طلباء کے لئے دو روپے آٹھ آنے (نوٹ) خریداران اپنا اپنا بقایا اور پیشگی چندہ دفتر طبع واشاعت میں داخل فرما کر رسید حاصل کریں۔ دفتر بعد نماز فجر اور رات ۹ بجے تک کھلا رہا کرے گا۔ (مہتمم طبع واشاعت قادیان)

موصیان حصہ آمد کو اطلاع

جمیع موصیان حصہ آمد کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ انجمن کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ نے ریزولیوشن ۱۸ مورخہ ۱۲/۱۲/۳۳ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر کسی موصی حصہ آمد کی وصیت کرنے کے بعد آمد کم ہو جائے۔ تو اس امر کی مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی رپورٹ پر چندہ وصیت حصہ آمد میں کمی کی جانے کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اور اس کمی کی اطلاع مع تصدیق بھجوانے کی ذمہ داری اس موصی پر ہو گی۔ جس کی آمد میں کمی واقع ہوئی ہو۔ جس ماہ یا جس فصل پر کمی واقع ہو۔ فوراً اطلاع کرنی چاہیئے اسی طرح لازمی ہے۔ کہ جب کمی دور ہو جائے یا آمدنی بڑھ جائے تب بھی موصی خود یا مقامی عہدیدار دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر دیا کریں۔ اگر کسی شخص نے کمی آمد کی اطلاع مع تصدیق بروقت نہ کی۔ تو بعد ازاں

نامہ حیدر آباد

کائستھ یونین میں تقریر

حیدر آباد کی ابتداء سے کائستھوں کے بعض خاندان شمالی ہند سے حکمرانوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کے لئے اب تک سرکار سے جاگیر و منصب ہیں۔ اور کائستھوں کے بعض خاندانوں کو باوجود آریہ سماج کی مخالفانہ کوششوں سے اب تک اسلام اور بانی اسلام سے عقیدت چلی آتی ہے۔ ان کے یونین کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو تقریر کے لئے مدعو کیا گیا۔ مولانا نے اس موقعہ پر ہندو مسلم اتحاد پر نہایت مؤثر اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ حاضرین نے بیحد اظہار مسرت فرمایا۔ بعدہٗ صدر جلسہ کی درخواست پر مولانا نے اعلیحضرت بندگان عالی اور شہزادگان بلند اقبال کے لئے دعا کرتے ہوئے جلسہ برخاست کیا۔ یہ جلسہ کائستھ جاگیر دار راجہ نرسنگھ راج بہادر کے ہاں ہوا۔ ہندو شرفاء بکثرت موجود تھے۔

سر امین جنگ بہادر کی تقریر

۱۷ نومبر کو ۴ بجے ڈاکٹر سر امین جنگ بہادر صدر المہام پیشی اعلیحضرت بندگان عالی نے "تاریخ کا کس طرح مطالعہ کرنا چاہیئے" کے مضمون پر بزبان انگریزی احمدیہ جوبلی ہال میں ایک علمی لیکچر دیا۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس صدر جلسہ تھے۔ حاضرین میں اعلیٰ عہدہ دار اور یونیورسٹی کے پروفیسر اور گریجویٹ بھی تھے۔ کیونکہ نواب صاحب موصوف نے اپنے لیکچر کے آغاز میں فرمایا کہ میرے قابل تعظیم دوست مولانا نیر نے مجھ سے چاہا۔ کہ میں اس ہال میں علمی مضامین کے سلسلہ کا پہلا لیکچر دوں۔ اس لئے میں نے ان کے ارشاد کی تعمیل میں یہ مضمون لکھا ہے۔ اس کے بعد نواب صاحب نے اسلامی تاریخ پر خاص زور دیتے ہوئے اپنا عالمانہ مضمون جو انڈین ریویو میں شائع ہو رہا ہے پڑھ کر سنایا۔ اختتام پر مرزا یار جنگ بہادر نے اسی موضوع پر مناسب الفاظ میں حاضرین کو مخاطب فرمایا۔ اور آخر میں مبلغ سلسلہ احمدیہ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے انگریزی میں دعا کی۔ اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

ذکر حبیب

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کے گذشتہ دو ہفتہ واری اجلاس میں ذکر حبیب پر تقاریر ہو رہی ہیں۔ پہلے جلسہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی مبارک کے چشم دید حالات سنائے۔ جو حاضرین نے بچشم پرنم سنے۔ اور دوسرے جلسہ میں حافظ ملک محمد صاحب نے اپنے چشم دید واقعات بیان کئے۔

تبلیغی سرگرمیاں

بعض غیر احمدی نقشہ پردازوں نے نقاش کے نقش قدم پر چلکر زمیندار کی لغویات نقل کرنی شروع کی ہیں۔ اس کے جواب میں ہمارے ایک غیر احمدی دوست کی طرف سے "احمدی عقائد" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ لوگوں میں سلسلہ کے متعلق تحقیقات کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ مولوی ابو الفضل محمود بنگلور پہنچ کر نہ صرف کتابیں فروخت کرتے ہیں۔ بلکہ سلسلہ کی تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ مولوی محمد لقمان صاحب میسور سے آ گئے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ مولوی سر مست حسین صاحب ٹیلیگو واعظ اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔ میسور و مالابار میں شدید مخالفت کے بعد اب قدرے سکون ہے۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ پینگاڈی مالابار میں پرانے مخلص مولوی محی الدین صاحب کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون (نامہ نگار)

ایک ہر دلعزیز احمدی ہیڈ کنسٹیبل کا تبادلہ

چودہری اللہ رکھا صاحب ہیڈ کنسٹیبل تھانہ کاہنووان سے تبادلہ ہونے پر ہندو کی طرف سکول کے ہال میں ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں غیر از علاقہ و معززین کاہنووان کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ سردار جگت سنگھ صاحب افسر انچارج تھانہ کاہنووان نے چودہری صاحب کی قابلیت اور ادائیگی فرض کیلئے مستعدی کی تعریف کی۔ چودہری صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ صاحب موصوف ہندو مسلمان اور سکھوں میں اتنے ہر دلعزیز تھے۔ کہ پیشتر ازیں دو موقعہ تبادلوں پر ہندو مسلمان و سکھ معززین کا ڈیپوٹیشن جا کر آپ کا تبادلہ منسوخ کراتا رہا۔ (خاکسار رام رکھا ساہوکار کاہنووان)

خشک میوہ جات کے خریداروں کیلئے اعلان

احمدی تجار اور دوکانداروں کو اگر ذیل کی اشیاء کی ضرورت ہو۔ تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ خشک میوہ جات مثلاً پستہ اخروٹ کاغذی بادام کاغذی وغیرہ چلغوزہ کشمش سبز و سرخ آلو بخارا خوبانی وغیرہ اس کے علاوہ قالینیں عمدہ و ادنیٰ گلم سادہ و رنگدار پٹھے چٹائیاں دنداسہ وغیرہ اشیاء یہاں اچھے نرخ سے مل سکتی ہیں۔ اگر احمدی تجار یا ذاتی استعمال کرنے والے اصحاب میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ تو یہاں کے نرخ سے اطلاع دوں گا اگر مفید یا نفع مند معلوم ہو۔ تو بلٹی کی صورت میں روانہ کی جائے گی دریافت کرنے کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

فقط حکیم عبدالرحیم خان مقام و ڈاکخانہ ٹل ضلع کوہاٹ

خوشخبری

حکیم الامۃ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ اصل بیاض نور الدین یعنی آپ کی ساری عمر کے طبی تجربوں کا مجموعہ جس میں ایسے نسخہ جات بھی شامل ہیں جنہیں حضور نے ہزاروں دقتوں اور سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے حاصل کیا تھا۔ چھپ کر تیار ہے۔ حضور کی وصیت تھی۔ کہ ہماری صحیح بیاض شائع کیجائے فائدہ عام کی خاطر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رعایتی قیمت للعہ کی بجائے دو روپیہ کر دی گئی ہے۔ مجلد ڈھائی روپے جس میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خوبصورت تصویر بھی شامل ہے۔

ملنے کا پتہ

(۱) دفتر قاعدہ یسرنا القرآن۔ قادیان

(۲) جلسہ کے موقعہ پر تمام کتب فروشوں سے مل سکتی ہے۔

المشتہر:۔ عبد السلام عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

احمدیہ سٹور قادیان کی مشین کرو ڈآئل فلور ملز کا ٹھیکہ لیجئے

ایک مشین بلیک سٹون پرانا ٹائپ ۳۰ ہارس پاور جس کے ساتھ اناج صاف کرنے کی چھلنی اور چاول تیار کرنے کی مشین بھی ہے۔ اور دو چکیاں ۲ ½ ۳ و ۳ ¾ ۲ فٹ کی موجود ہیں۔ اور جس کے ساتھ کنواں مع پمپ بھی ہے۔ معہ احاطہ و مکانات متعلقہ مشین ۳۴ء سے تین سال کے لئے کسی احمدی کو ٹھیکہ پر دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو صاحب یہ ٹھیکہ لینا چاہیں۔ مفصل شرائط دفتر احمدیہ سٹور قادیان سے حاصل کر کے ٹھیکہ کا ٹنڈر دے سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کا معاہدہ باقاعدہ رجسٹری کرا کے دینا ہو گا۔ رقم ہر مہینے کی دس تاریخ تک ادا کرنی ہو گی۔ اور مشین وغیرہ کی ضمانت کے لئے تین ہزار کی جائداد کفالت میں دینی ہو گی۔ اور جو ٹھیکہ مقرر ہو گا۔ اس کی دو ماہ کی قسط پیشگی داخل کرنا ہو گی۔ جس ماہ کی قسط وقت پر ادا نہ ہو گی۔ وہ اسی جمع شدہ پیشگی سے پوری کی جائے گی۔ اور ہفتہ کے بعد ۵ روپے روزانہ حرجانہ لیا جائے گا۔ بعدۂ ٹھیکہ منسوخ اور حرجانہ لازم۔ انجن مشین کو جس حالت میں لیگا اسی میں واپس دینا ہو گی۔ مرمت دوران ٹھیکہ بذمہ ٹھیکہ دار۔ بصورت ظہور تنازعہ فیصلہ بذریعہ ناظر امور عامہ ہو گا۔

المشتہر

مرزا محمد اشرف افسر جائداد۔ قادیان

شفاخانہ رفیق حیات کی تیر بہدف چند ادویات

جو کہ سالہا سال سے بیشمار مریضوں پر تجربہ کی کسوٹی پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں!

اکسیر

دل کی دھڑکن، کمی بھوک، دائمی قبض۔ رنگت زرد چہرہ بے رونق۔ رطوبت پتلی ہو گئی ہو تو اکسیر...... کا استعمال تمام شکایت کو دور کر کے دوبارہ کھوئی ہوئی طاقت کو قائم کر دے گا۔ قیمت دو ہفتہ کی خوراک صرف دو روپے۔

افروز

طبی دنیا میں نئی ایجاد۔ عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی مغلائی۔ یعنی کانٹوں والا پھوڑا۔ بغیر اپریشن کے چند دنوں میں شرطیہ نابود۔ برسوں کا داد جنہیں خشک ہو یا تر۔ خارش خواہ کتنی ہی دیرینہ کیوں نہ ہو۔ چند دفعہ لگانے سے نام و نشان تک نہیں رہتا۔ قیمت فی شیشی ایک اونس عہ بعنف ۸

سرموں کا سرتاج

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

نہایت ہی قابل قدر و مقوی بصر ادویا کا مجموعہ اپنی نور بھری شعاعوں اور پُر تاثیر ہونے کے باعث دلوں کو گرویدہ بنا رہا ہے۔ بار بار کے تجربہ سے اسم بامسمیٰ سرمہ نور کا خطاب حاصل کیا ہے!

ضعف بصر، دھند، اغبار، جالا، پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ پانی بہنا، پپوٹوں کا ورم۔ اندھراتا، سرخی، ناخونہ، آشوب۔ گوہانجی وغیرہ وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے!!!

سرمہ نور نیتو لہ عام۔ خاندان مسیح موعودؑ خاندان خلیفۃ المسیح اولؓ و صحابہ مسیح موعودؑ بلکہ اطباء ڈاکٹر عوام الناس۔ رؤسا۔ امراء اور ہندوستانی ریاستوں اور بیرون ہندوستان تک وسیع ہو چکا ہے۔ بغرض جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ سینکڑوں میں سے صرف ایک سرٹیفکیٹ کا خلاصہ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق و پریزیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان تحریر فرماتے ہیں:

"سرمہ نور میں نے خود استعمال کیا۔ میرا خیال ہے اگر بالالتزام یہ سرمہ کچھ عرصہ استعمال کریں تو نمایاں فرق بینائی میں ہو جائے گا۔ عینک استعمال کرنیوالے اور ضعیف دست اسکو استعمال کریں۔ تو یقیناً بصارت میں ترقی ہو جائیگی۔"

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

تعریف نام سے ہی ظاہر ہے۔ دماغی۔ ذہنی۔ اور عصبانی کمزوری کا خاطر خواہ ازالہ کر کے چہرے کو بارونق اور پٹھوں کو اسقدر طاقت ور کرتی ہے کہ آپ سخت سے سخت کام کرتے بھی تھکاوٹ کو بالکل محسوس نہ کرینگے۔ غرض ناطاقتی کو دور کر کے صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک ماہ کی خوراک ؏

خوشبودار موتی منجن

دانتوں کے کل امراض میں شرطیہ اثر دکھانے والا۔ دانتوں کو موتی کی طرح چمکدار اور خوشبودار کر دینے کے علاوہ درد کو فوراً تسکین۔ کیڑوں کا قاتل۔ گوشت کیلئے تریاق۔ غرض امراض دندان کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۲؍

قبض کشا

صرف ایک گولی کھائیے بغیر کسی قسم کی تکلیف اور مروڑ کے قبض رفع ہو کر طبیعت خوش و خرم ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵۰ گولی نو آنہ

تیل عنبری

بغیر کسی قسم کی تکلیف کے کمزور اور سست پٹھوں کا بیرونی اور شرطیہ علاج ہے۔ طاقت کی گولی کے ہمراہ عجیب لطف دکھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کا کم زیادہ آنا۔ ٹھیک وقت پر نہ آنا۔ درد یا تکلیف سے آنا۔ کمزور۔ اعضاء شکنی۔ نفخ معدہ۔ قبض۔ غرض مستورات کی جملہ تکالیف میں اسکا استعمال نہایت مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی عہ

تریاق معدہ

معدہ۔ جگر کی تکلیفوں کا شرطیہ خاتمہ۔ سخت سخت غذا منٹوں میں ہضم۔ وہ تمام امراض جو معدہ، جگر، امعاد اور طحال کے نقص سے پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ تراقر۔ بادگولہ۔ درد شکم۔ پیچش۔ کھٹے ڈکار۔ قے۔ منہ سے پانی آنا۔ سینہ کی جلن۔ نفخ۔ منہ بدمزہ۔ کمی بھوک۔ جی متلانا۔ اپھارہ۔ ریاح۔ قبض وغیرہ وغیرہ دور کرنے کا تریاق معدہ واحد علاج ہے۔ بچوں اور بڑوں سب کے لئے یکساں مفید۔ قیمت فی شیشی صرف بارہ آنہ (۱۲؍)

اکسیر طحال

تلی کے درد۔ ورم۔ سوزش اس کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتی ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ چہرہ کی زردی سرخی سے تبدیل ہو کر بدن کو کندن بنا دیتی ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

قادیان میں خالص احمدی

ہاتھوں سے تیار کردہ

اشیاء

"انکور روشنائی"

فونٹین پن سے اور عام لکھنے کے لئے نہایت اعلیٰ سیاہی ہے۔ جو ولایت کی اعلیٰ سے اعلیٰ سیاہیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

سنوٹائلٹ سوپ

نہانے کے لئے نہایت اعلیٰ صابن ہے۔ یہ جسم کو ملائم کرتا ہے اور بہت اچھی خوشبو دیتا ہے

سلک سوپ

ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے اس سے بہتر دنیا بھر میں کوئی صابن نہیں۔ عام صابن کپڑے کو جلا دیتے ہیں۔ اور کھُردرا کر دیتے ہیں۔ مگر سلک سوپ کے استعمال سے کپڑا نکھر جاتا ہے

سنو آملہ ہیر آئل

بالوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور نہایت خوشبودار ہے

سنو وینشنگ کریم

نہایت خوشبودار ہے اور جسم کی خوبصورتی ... ہے

المشتہر ... قادیان

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

سکھ اور ہندو دوستوں کو دینے کیلئے بے نظیر روحانی تحفہ

جسے ہندو اور سکھ عالموں اور فاضلوں نے بیحد پسند کیا ہے

سائز ۲۲×۲۶ صفحات ۷۲۸ کاغذ بہت اعلیٰ چھپائی نہایت نفیس، جلد سنہری۔ عمدگی کی لاگت پانچ روپے مگر تبلیغی نقطۂ خیال سے ہدیہ صرف دو روپے محصولڈاک چودہ آنے علاوہ۔ سالانہ جلسہ پر دستی خریدنے والوں کو محصولڈاک کی رعایت رہے گی۔ ایام جلسہ میں دفتر اخبار نور (دو منارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے) سے بھی مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

موتی کوڑیوں کے مول

سالانہ جلسہ کی خوشی میں ۲۵ دسمبر تا یکم جنوری ایک روپیہ کی چیز چار آنہ میں!

سکھ اور مسلمان۔ حضرت باوا نانک ج کا مذہب۔ سکھ مسلم اتحاد۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ گائے اور سکھ دھرم۔ گوروکی بانی۔ ست دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ جملہ قیمت عہ۔ مگر ان آٹھ کتب کا سٹ خریدنے والوں سے چوتھائی قیمت صرف ایک روپیہ سوا چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔ سالانہ جلسہ پر دستی خریدنے والوں کو محصولڈاک کی بچت رہے گی۔ ملنے کا پتہ:-

مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

جلسہ پر آنے والوں کے لئے ضروری اعلان

جلسہ کے ایام میں ہماری بے نظیر و مقبول عام مشین سیویاں اور مشین قیمہ وغیرہ فروخت کے لئے احمدیہ چوک میں رکھی جائیں گی۔ جلسہ پر تشریف لانے والے احباب اپنے واقفوں۔ عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی خریدنے کا انتظام کر تے آئیں۔ اکٹھی تین مشینیں خریدنے پر تاجرانہ کمیشن مجرا دیا جائیگا۔ اور محصولڈاک وغیرہ کی بچت اس کے علاوہ رہیگی۔ یہ سٹال اختتام جلسہ کے ساتھ ہی اٹھا لیا جائیگا اس لئے تمام کاروبار پہلے پہلے سرانجام دے لینا چاہیئے۔

ہماری ساختہ دیگر مشینری اور زراعتی آلات کے آرڈر بھی وہاں بک کئے جائینگے۔ اور باتصویر فہرست مفت پیش خدمت کی جائیگی۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز۔ بٹالہ پنجاب

خاص رعایت کا اعلان

دواخانہ معین الصحت نے اپنے پرانے گاہکوں کے اصرار پر اپنی تمام ادویات میں کافی رعایت کر دی ہے مثلاً حب اٹھرا۔ حب اولاد نرینہ رجسٹرڈ۔ حبوب عنبری۔ حب نشاط۔ سرمہ نور العین۔ ہر ایک دوائیں دسمبر ۱۹۳۳ء و جنوری ۱۹۳۴ء کے لئے رعایت ہے۔ دوست موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

گھڑیوں کا نیا کیلنڈر

کیلنڈر مشہورہ خاتم النبیین نمبر قریباً تیار ہے۔ جلسہ سالانہ پر جملہ سکرٹریان تبلیغ و سکول ہیڈ ماسٹران کو بلا قیمت دیا جائیگا۔ باقی احباب کو صرف لاگت کے پیسوں پر بازار سے ملیگا۔ ایام جلسہ میں گھڑیاں و کیلنڈر صبح ۹ بجے سے قبل احمدیہ چوک یا امین اینڈ سنز کے قریب ملیں گے۔

المشتہر

مینیجر احمدیہ واچ کمپنی شاہجہان پور۔ یو۔ پی

ایک مکان

معرفت

امور عامہ قابل فروخت

قادیان کی پرانی آبادی اور مسجد مبارک کے نزدیک میں ایک خوبصورت پختہ اور مضبوط مکان ۸ ½ × ۲۲ فٹ رقبہ کا قابل فروخت ہے۔ اس مکان میں دو کمرے ½ ۱۲ × ۲۱ فٹ و ۲۱ × ۸ فٹ ایک ڈیوڑھی ½ ۱۰ × ۱۰ فٹ اور ایک بیٹھک ½ ۱۰ × ۱۰ فٹ ہے۔ سیڑھیاں بھی ہیں۔

اس مکان کے اوپر ایک چوبارہ ½ ۱۲ فٹ × ۲۱ فٹ و ½ ۱۰ × ۱۰ فٹ ہے اور برآمدہ بھی ہے۔

جو صاحب یہ مکان خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت فرما دیں۔ کیونکہ یہ مکان ناظر امور عامہ کے ذریعہ فروخت ہوگا۔

المستہم

ناظر امور عامہ قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دارالفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان مع منزل بالائی کے قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

شہد کی مکھی

گرمیوں میں شہد جمع کرتی ہے اور سردیوں میں کھاتی ہے۔ آپ بھی

مفرح حیات

سردیوں کے ایام میں کھا کر اپنی طاقت کے ذخیرہ میں اضافہ کر کے سارا سال بےفکری سے خرچ کیجئے۔ مفرح حیات حلق سے اترتے ہی فرحت و مسرت لاتی ہے۔ اعصاب اور دماغ کو مضبوط بناتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور کر کے خون پیدا کرتی ہے مردوں عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت ۱۲ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

پتہ:- دواخانہ مفرح حیات محلہ دارالبرکات قادیان

نئے سال کے نئے تحفے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

اسسال بھی بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے بصرف زر کثیر مندرجہ ذیل کتابیں اور ٹریکٹ شائع کرانے کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت انکو زیادہ سے زیادہ خرید کر خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی پڑھوائینگے

کشتی نوح یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف ہے۔ جو کئی ماہ سے ختم تھی۔ اب بہتر کاغذ، اعلیٰ لکھائی اور بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۶/

فتح اسلام یہ حضرت اقدس کے دعویٰ ماموریت کے متعلق پہلی تصنیف ہے جسمیں حقائق و معارف بھرے پڑے ہیں۔ قیمت ۳/

توضیح مرام یہ فتح اسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں بھی بہت سے انمول روحانی موتی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳/

نشان آسمانی اس میں اہل اللہ کی پیشگوئیاں اور استخارہ کا طریق اور دعویٰ مسیحیت کا ثبوت درج ہے۔ قیمت ۳/

آہ نادر شاہ کہاں گیا؟ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء اور لطیف مضمون ہے جو الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اب اسے ٹریکٹ کی صورت میں بیس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہئیے۔ کہ اس کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور دنیا کو بتلائیں کہ کس طرح خدا وقتاً فوقتاً اپنے مسیح محمدی کی صداقت پر نشان ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ حجم ۲۲ صفحہ۔ قیمت ۱۰/ سینکڑہ۔ ہزار کی قیمت سترہ روپے آٹھ آنے۔

اچھوتوں کی دُکھ بھری کہانیاں یہ وہ کتاب ہے جسکا پہلا ایڈیشن صرف چار دن میں ہی ختم ہو گیا۔ اب اسکا دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ اس میں اچھوتوں کی دردناک حالت غیر ملکی سیاحوں کی زبانی سنائی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی خود ہندوؤں کی لکھی ہوئی کہانیاں بھی نقل کی گئی ہیں۔ جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ حجم ۰۰ا صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت عہ

اچھوتوں کی حالت زار اس میں اچھوتوں کی حالت زار کے متعلق ۱۲ معزز ہندوؤں کی شہادتیں اور ایک درد ناک واقعات اور ہزار ہا پنڈتوں کے فتوے باین مضمون جمع کئے گئے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے رو سے اچھوتوں کے ساتھ مساوی سلوک ناممکن ہے۔ یہ کتاب حوالجات کا خزانہ ہے جو دوست تمہیدیں اور اچھوتوں کو پڑھائیں۔ اسکا بھی پہلا ایڈیشن چند روز کے اندر ہی ختم ہو گیا تھا۔ اب دوسری بار چھپی ہے۔ حجم ۰۰ا صفحہ قیمت ۲/ سو کی قیمت عہ

وید شاستر اور اچھوت اُدّھار یہ رسالہ کیا ہے ویدوں شاستروں اسمرتیوں درشنوں اور دیگر ہندو کتابوں کے حوالوں کا تعجب انگیز مجموعہ ہے۔ اس میں ساڑھے تین سو ایسے حوالے جمع کئے گئے ہیں جو بتاتے ہیں۔ ہندو اور آریہ سماجی کلمات کی رو سے اچھوت مساوی حقوق کے قطعاً مستحق نہیں ہیں۔ حجم ۰۰ا صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت عہ

برق احمدیت بجواب "ترک مرزائیت" یہ لال حسین مرتد کی مشہور کتاب کا نہایت ہی مسکت اور مدلل جواب ہے۔ اس میں مرتد نے جس قدر بھی اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت پر کئے ہیں ان سب کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب چھپ رہی ہے۔ قریباً دو سو اور دو سو صفحہ کا حجم ہوگا۔ چھپنے پر قیمت کا اعلان کیا جائیگا۔

ملنے کا پتا:- **بک ڈپو تالیف و اشاعت - قادیان**

احمدی حضرات سے اپیل

استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب موجد طب جدید و امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ طبی تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے غیر فانی شہرت اور ہنگامہ خیز شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی اختراعات تنقیدات اور ترامیم نے طبی دنیا میں جو انقلاب عظیم پیدا کیا ہے۔ اسے پشاور سے کر راس کماری تک ہی نہیں۔ بلکہ بیرون ہند میں بھی نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اگر آپ صاحب ممدوح کی دماغ کاویوں اور عجوبہ کاریوں کے نتائج مشرح و مبسوط مطالعہ فرمانے کے خواہشمند ہیں۔ تو رسالہ طب جدید جو نو بنو طبی مضامین کا مرقع۔ فاضلانہ مقالات کا منبع۔ گرانبہا سو فیصدی مجربات کا مخزن۔ مایوس العلاج مریضوں کا حقیقی معالج۔ اکابر و غیر اطباء و اصحاب کا قابل فخر اتالیق۔ انجمن خادم الحکمت کا بلند بانگ و با اثر ترجمان اور طب جدید کا کامیاب ناشر و حامل ہے۔ صرف ایک روپیہ میں سال بھر کے لئے جاری کرا لیجئے۔ گو آج سے ایک ماہ قبل متعدد اوقات اخبار الفضل کی وساطت سے ہم آپ کو رسالہ کی زرین خدمات اور نمایاں اوصاف کی طرف متوجہ کر چکے ہیں۔ لیکن امسال کارکنان رسالہ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ سالانہ جلسہ قادیان کی تقریب سعید پر "طب جدید" بطور نمونہ آپ کے پیش کیا جائے۔

اگر آپ نے اسے بنظر غائر۔ دو گھڑی دقیقہ رس مطالعہ فرمانے کی زحمت گوارا فرمائی۔ تو ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایک روپیہ آپ کی جیب سے اس کار خیر کے لئے ہماری جیب میں منتقل ہو جائے گا۔ امید غالب ہے۔ کہ آپ خود بھی جلسہ پر ہمارے کارپردازوں سے ملنے کی سعی بلیغ فرمائیں گے۔

المشتہر

خادم فن، ممتاز الاطباء حکیم مختار احمد ممتاز احمدی جنرل منیجر انجمن خادم الحکمت

و ایڈیٹر رسالہ طب جدید لاہور

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا پا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی